

نورافشاں

قیمت سالیانہ بلامحصول عہ — حقیقی نور وہ تھا جو دنیا میں آکے ہر ایک آدمی کو روشن کرتا ہی — قیمت سالیانہ معہ محصول

نمبر ۲۵ جلد ۳ — لودیانہ ۲۴ جون ۱۸۷۵ء — قیمت فی پرچہ ۶ پائی

اشتہار

منجانب

صاحبان ہل ورہتیھہ ایجنٹان تجارت بیرونی

مقام لنڈن نمبر ۳۴ چیپسیڈ

واضح رہے کہ مسٹر سوٹر صاحب نے بمقام لنڈن نمبر ۳۴ چیپسیڈ میں بڑی رونق اور کامیابی کے ساتھہ کئی سال سے کاروبار تجارت مال برآمد جاری رکھا فی الحال صاحبان ہل اور ہتیھہ انکے قائم مقام ہوکر پادری صاحبان و دیگر صاحبان ہندوستانی و یورپین کی خدمتمیں جنہیں لنڈن سے کچھہ اسباب منگانے کی ضرورت ہو فرمایش کے لئے التماس کرتے ہیں۔

صاحبان ہل ورہتیھہ نے مدت سے اشیا کی خرید و فروخت میں کامل تجربہ حاصل کیا ہو اور ہمیشہ عمدہ اور نادر اشیا کو حتی الامکان ارزاں قیمت پر بھیجنے میں سعی و کوشش کرتے رہے ہیں اور ہر قسم کا اسباب خرید کر بحفاظت تمام بند کر کے مشتریانکی خدمتمیں دیار و امصار میں بھیجتے ہیں جس سے کرایہ و دیگر اخراجات میں بڑی کفایت رہتی ہو پادری صاحبان سے کچھہ کمیشن بھی نہیں لیتے ہیں۔

مناسب ہو کہ جو صاحبان جدید جسقدر اسباب طلب فرماویں قیمت اُس کی ہمراہ اپنی درخواست کے بھیجدیں یا کسی ایجنٹ مقیم لنڈن کے نام ہنڈوی روانہ فرماویں جو ہنگام پیش کرنے فرد قیمت اسباب کے زر قیمت ادا کردیں۔

صاحبان ہل ورہتیھہ امریکن پادری صاحبان مقیم لودیانہ اور ارکاٹ اور ویلور اور بیروٹ اور قسطنطنیہ کے اجنٹ ہیں۔

جو صاحب کچھہ دریافت کرنا چاہیں صاحب مہتمم نورافشاں سے دریافت کرسکتے ہیں۔

اعلان

مقدس کتاب کے پڑہنے والوں کو مژدہ ہو کہ ڈکشنری بیبل اب تمام وکمال چھپکر طیار ہوگئی ہی نہایت عمدہ کاغذ پہ صاف روشن حرفوں میں یہہ ڈکشنری چھپی ہی جس کسیکو خریداری منظور ہو نقد قیمت مبلغ للعہ اصل اور ۸ا محصول ٹھیکر مشن پریس الہ آباد یا مہتمم اخبار نورافشاں لودیانہ سے طلب فرماویں۔ فوراً بھیجی جاویگی۔

بقیہ صبح کا بھولا شام کو لوٹا

بختیار کا گھر سے نکلنا اور کام کاج کی خاطر مالیر کوٹلے پہونچنا

بختیار کی اب عجیب حالت تھی دلپر سخت ملالت تھی خاطر افسردہ چہرہ پژمردہ جب دیکھو سوچ میں بیٹھا ہو اُٹھتا ہو تو لڑکھڑا کر گر پڑتا ہو مضطربانہ چاروں طرف تاکتا ہو نہ کسی سے ہنستا اور نہ بولتا چالتا ہو نہ گھر میں چین ہو نہ باہر نہ گاؤں اچھا لگتا ہو اور نہ صحرا نہ کوئی شغل خوش آتا ہو اور نہ کسی کے ملنے کو جی چاہتا ہی

رفتہ رفتہ یہہ اُس کا حال ہوا + دیکھتے دیکھتے نڈھال ہوا + ہوگیا تنگ تر نشست کا حال + اور برخاست اُسکی جانکا وبال + بیقراری نے دلمیں جوش کیا + آہ و نالہ نے بھی خروش کیا + چشم گریاں سے اُٹھتے تھے طوفان + ہر کوئی باندہ نے لگا بہتان + ہر وقت گھبرایا ہوا بیقراری کا عالم چہرہ پر چھایا ہوا بھولے بھٹکے اگر کسی کے پاس بیٹھ جاتا

تو آگے سے یہہ جملہ سُن پاتا کہ بچپن میں یہہ بچہ کیسا ہونہار تھا چالاک اور ہوشیار تھا آنکھوں میں حیا تھی اور چہرہ پر نیک بختی ہویدا اب ایسا نکلا کہ نہ ماں کا رہا نہ باپ کا نہ گھر کا اور نہ گھاٹ کا گلی کوچہ میں اگر کوئی عورت اُسکو دیکھہ پاتی تو ٹھٹھوں اور تالیوں بغیر نہ بُلاتی بھنے ہوئے جگر کو اور آگ میں تپاتی ؎ ایک تو حسرت ناموس سے ہوں تفتہ جگر ✤ جی جلا دیتے ہیں بہلوں اُڑانے والے ✤ باہر جاتا تو کسان پیچھے پڑ جاتے ماں باپ کے خیالات جو اول اول اُسکی نسبت تھے یاد دلاتے باپ کہا کرتا تھا کہ بیٹا میرا قسمت والا ہے اندھیرے گھر کا اُجالا ہے ؎ طفلی میں دیکھہ دیکھہ کے کہتا تھا اُس کا باپ ✤ آسیب چشم بد سے الہٰی بچائیو ✤ جب جوان ہوگا ہمارے سب پاپ کٹ جاینگے اچھے دن آینگے اور بُرے ہٹ جاینگے جیسے لڑ ڈھوتے ڈھوتے جو میرا سر گنجا ہوگیا ہے اُسکو آرام ملیگا کبھی تکلیف اور دکھہ کا نام نہ رہیگا ؎ کیوں نہ ایام مصیبت کے بسر آوینگے ✤ سامنے باپ کے جب ایسے پسر آوینگے ✤ ماں جب گود میں لیکر باہر نکلتی تو چٹ چٹ بلیاں لیکر پڑوسنوں کے آگے کہتی یہہ میرا ہیرا یہہ میرا لال ہے باغ انبہ کا نونہال ہے اسکا ماتھا بھاگوان ہے ظاہرا امیری کا نشان ہے جیتا جاگتا رہیگا تو ہمارا دُکھہ درد سب جاتا رہیگا ؎ ہو وے قربان تیرے اوپر سے ادا ماد پدر ✤ تو تو ہے آنکھہ کی پتلی کا چمکتا تارا ✤ اب جو یہہ پھلنے پھولنے پر آیا تو جوان ہوتے ہی خوب چاند چڑھایا اگلوں پچھلوں کے سر خاک اُڑائی ماں باپ کی بنی بنائی عزت سب گنوائی ؎ طفل کم تب تو سنو تھے نہیں بگڑے دل میں ✤ ضرب و شلاق معلم نے بگاڑا ہے انہیں ✤ جب چاروں طرف سے ایسی ہی دلسوز باتیں ہونے لگیں اور ہر ایک کو اپنے حال پر متاسف پایا تو گھبرا کہیں دل میں یہہ خیال پیدا ہوا کہ کسطرح اپنا آپ سنوار کر قدرت کی بگڑی ہوئی طبیعت کیوں کر سنوار دوں بدنامیکا دہبہ میرے چال چلن سے کسطرح اُٹھے میری خوشنامی لوگوں کے دلپر کیوں کر جمے صبح و شام یہی فکر تھا اور یہی خیال یہی تردد اور یہی ملال اسی عالم میں ایک دن اُسکا باپ شام کا کھانا کھا چکنے کے بعد حقہ لیکر بیٹھ گیا اور اپنے چشم چراغ کو سامنے بٹھا یوں گویا ہوا بیٹا تو اپنا حال قال آپ ہی خوب جانتا ہے سب کچھہ پہچانتا ہے نادان ہو وے تو میں سمجھاؤں اور جب برابر کا ہوگیا تو پھر کیا زبان پر لاؤں مجھکو اُمید تھی کہ تخم کی تاثیر تجھکو بہر صورت نیک راہ پر لے آویگی مگر افسوس صحبت کے اثر نے میری سب اُمیدیں قطع کر دیں نیک تر تو بنتا ہے منیگا مگر حال میں پانچوں عیب شرعی نکلا نہ دین کا رہا نہ دنیا کا نہ گھر کا اور نہ باہر کا تو بچھہ لوگ تجھکو کیا کہتے ہیں تیرے نام پر کیسی تھُو تھُو کرتے ہیں اُدہر تایا نے ناطہ دینے سے انکار کیا گویا ہمکو برادری سے خارج کر دیا ؎ چھُٹ گیا خویشوں سے رشتہ اُٹھہ گیا غیروں سے ربط ✤ صحبت بد ہم نے یہہ بخشا ہے فیض پایدار ✤ بالفرض منت سماجت سے اگر وہ بیٹی دینے پر راضی بھی ہو جاتا تو میں کیوں کر لیتا ناحق اپنی جان پر عذاب سہتا اپنا آپ سنبھالتا یا اُسکو پالتا تیرا ہونا تو نہ ہونے کے برابر ہے پس جوان بہو کا دروازہ پر بیٹھا رکھنا کیا سنا سب ہے خیر میری سفید ریش پر یہہ داغ لگنا تھا سو لگا اور ابھی معلوم نہیں کہ تیرے ہاتھہ سے اور کیا کیا کچھہ پیش آتا ہے۔ اب ایک آخری آزمایش کرتا ہوں اگر اسمیں تو اپنا آپ سنبھل گیا تو بھی سمجھہ کہ کچھہ غیروں کا کچھہ نہیں بگڑا اور نہ میں تجھے گیا اور تو مجھے نہ میں باپ رہا نہ تو بیٹا میرا یہہ راہ اور تیرا وہ راہ ؎ نا خلف بیٹے سے بیٹی ہو تو بہتر اے عزیز ✤ بلکہ ایسے شور بختوں کا نہ ہونا خوب ہے ✤ تیری خاطر سو حیلہ حوالہ کر کے پچاس روپیہ لایا ہوں مت پوچھہ کہ کہاں سے لایا کیونکر لایا کسکو ٹھگا اور کسکا گھر توڑا تو یہہ رقم لے اور اپنے باپ دادا کے پیشہ پر قایم ہو پورب پچھم اور دکھن سب تیرے سامنے ہیں خواہ گھر میں بیٹھ کر جو تا پچ اور خواہ دلی دکھن جا کر چکیا بیوپار کر غرض جسطرح بن سکے اپنا آپ بنا اور یوں ہی عمر مت گنوا میں یہہ سب کچھہ تیرے لئے ہی کرتا ہوں تاکہ تو اپنے پاؤں کھڑا ہو جاوے اور کلنک کا ٹیکا اپنے ماتھے پر سے دھو دے ورنہ مجھہ سے پوچھے تو میں چراغ سحری ہوں گور میں پاؤں لٹکا چکا ہوں معلوم نہیں آج کا مہمان ہوں یا کل کا باقی کا کوئی دم ہے اگر آیا تو گیا اور نہ آیا تو گیا ؎ مہمان کوئی دم کا ہوں اے ہمنفسو میں ✤ خورشید لب بام کی مانند بحسرت ✤ البتہ جب تو میرے جیتے جی کام میں لگ کر کمانے لگ جائیگا اور بھلمنسائی کی چال چلکر آدمی بنجائیگا تو میں دنیا سے خوش جاؤنگا تجھکو میرے پیچھے کسیکی محتاجی نہیں رہیگی دوست کو اس دشمن کو رنج اس ہوگی تیرا تایا جو اب ناراض ہے پھر وہ بھی تجھہ کو چاہنے لگ جائیگا اور اپنی بیٹی دینے سے بھی انکار نہیں کریگا اور اگر یہہ روپیہ بھی تو نے اُڑا دیا تو یہی سمجھہ کہ پھر منہہ دکھانے کی قابل نہیں رہیگا اور میں بھی سمجھہ لونگا کہ میرا ایک ہی بیٹا تھا سو مر گیا جدہر وہ گیا اودہر ہی روپیہ گیا بختیار سر جھکائے ہوئے اور سہمی سی صورت بنائے ہوئے سب کچھہ سنتا رہا آخر پچاس روپیہ کی تھیلی باپ سے لے نہایت عاجزی سے بولا کہ میں نے جیسا بویا تھا ویسا کاٹا اپنا سب کیا کرایا بھر پایا ؎ اپنا کیا ہی پاتا ہوں واعظا میں نصیب سے



شکوہ کسیکا کیا ہو فقط بخت کا گلا ہے خود پشیمان ہوں اور اپنے حال پر آپ ہی حیران مگر آج سے جبیں گھس چکا ہوں کہ پھر وہ چال کبھی نہ چلونگا نہ ان شہدوں کی صحبت میں پھر ملونگا یہی سمجھئے کہ میں اب باز آیا بھولا پھرتا تھا اب راہ پر آیا پچھلا قصور معاف فرمائے جو کدورت آگے دلپر بیٹھ چکی ہو اسکو اٹھائیے ؎ بھولا اُسے نہ جانیئے جو شام پڑے گھر آئے۔ یہہ کہکر اٹھا اور ماں کو اپنے سفر کے ارادہ سے آگاہ کیا کہ تڑکے تڑکے اٹھکر مجھہ کو جگا دینا اور دو ایک روٹی زادِ راہ کے طور پر پکا کر رخصت کرنا آپ اسیوقت دو چار جوڑے کپڑوں کے جو کچھ میلے اور کچھ ستھرے تھے بستنی میں باندہ رکھے اور جس کسی دوست یار کو ملنا تھا راتوں رات مل لیا سویرے ہی ماں نے اٹھکر جلد جلد گھی کے پراٹھے پکا دئے شگن کے واسطے ایک آدہ دہی کے ساتھہ کھلا باقی اُس کی گٹھڑی میں باندہ دئے بختیار نے گٹھڑی کمر سے باندہ ایک ہاتھہ میں پانی کی لٹیا اور دوسرے میں چھڑی لے گھر سے نکل پھلور کا رخ کیا ؎ اسباب سفر باندہ کے آمادہ ہوئے ہم بھی پر شاید کہ کبھی منزل مقصود پہ پہونچیں ہے ماں بہن اور اور خویشوں نے تھوڑی دور جاکر دعاؤں کے ساتھہ رخصت کیا صرف باپ اور تایا سمجھتے سمجھاتے نصیحتیں کرتے دو ایک کوس تک ساتھہ آئے آخر سورج کی شعاع نکلنے پر خدا کے حوالے کر وہ بھی واپس گئے چونکہ ٹھنڈے کا وقت تھا چلتے چلتے گھاٹ پر پہونچا کشتی تیار ہی تھی سوار ہو ستلج کے اُس پار جا اُترا لودیانہ پہونچکر جوڑی سڑک کے شمال لب پرشن اسکول کے سامنے ایک نانبائی کی دوکان پر آرام لینے کے لئے بیٹھ گیا کھانے کا وقت تھا منہہ ہاتھہ دہو گٹھڑی سے روٹی نکال کھانے لگ گیا کھانے کے وقت اسکول کے طالبعلموں سے جو نظر لڑی تو جالندہر اسکول میں اپنی تعلیم یاد آ پڑی ؎ قیس و فرہاد ہوئے سبقی مکتب عشق ہے تھے اسیطرح کبھی ہم بھی وہاں ابجد خواں اُسوقت کی پڑہی سُنی باتیں پھر یاد آئیں کہ انسان خواہ کیسا ہی گنہگار کیوں نہ ہو آخر توبہ کرنے سے سدہر سکتا ہو بدر کا بہتر بن سکتا ہو بشرطیکہ توبہ دلی ہو نہ زبانی بدچلنی کو بُرا جان کر اُسی سے پچھتاوے اور آئندہ ایسا کرنے پر دھیان نہ لگاوے مگر اپنے آپ کو ایسا کرنے پر توانا نہ پایا اپنا سفور ناسہل نظر نہ آیا دل بھی گواہی دیتا تھا کہ خواہ کیسا بن ٹھن کر جاؤں کوئی اعتبار نہیں کریگا کتنی ہی نیکی کروں کوئی نام نہیں دہرے گا ؎ صحبت جنس سے بھی وغط کی کلفت مجھہ کو ہے جبکہ ناجنسوں میں جاتا تو مزہ پاتا تھا ہے خیر اسی خیال میں روٹی کھا حقہ پی اکبر گڑھ کا راستہ لیا چلتے چلتے جب شام پڑ گئی تو ایک گاؤں کے تکیہ میں شب باش ہوا تھکان اور ماندگی تو غالب ہی تھی ایسا بیخود سویا کہ کچھ سُدہ نہ رہی ؎ پاؤں پھیلا کے جو سوتا ہو کسی دشت میں قیس ہے صبح محشر کے سوا آنکھہ کہیں کھلتی ہو ہے گاؤں کے دو ایک زمینداروں نے جو اتفاقاً وہاں آنکلے اسکو مثل مردہ بیخبر پایا گٹھڑی کی خبر اور نہ آپ کا ہوش ایک دوسرے کو پوچھتا ہو کہ یہہ کوئی بڑا غافل آدمی ہو سفر کا عالم اور یہہ بیخبری اگر اِس کا نقصان ہو گیا تو گاؤں کا گاؤں باندہا چلا جائیگا سب کی بیٹھے بٹھائے شامت آئیگی آخر انہوں نے مناسب جان کر نمبردار اور چوکیدار کو اطلاع دی چوکیدار نے گاؤں کی بھلائی سمجھہ رات بھر اُس کی رکھوالی کی ؎ غیر بھی دیکھہ میری حسرت و ناکامی کو ہے مثل خویشوں کی ہوا داریاں کرنے آئے ہے جب صبح ہوئی صبح سلامت اُٹھکر اپنی گٹھڑی سنبھالی یہہ سب نتیجہ انگریزی عملداری کا تھا جسمیں کسی بیخبر کو یک بیک مسافر کے اسباب پر ہاتھہ اٹھانیکی جرأت نہیں ہوتی غرض وہاں سے روانہ ہو سارا دن چلنے کے بعد مالیر کوٹلے پہونچا اور سرا کا پتہ پوچھہ اُسمیں جا اُترا۔

باقی ہفتہ آئندہ۔

گمنام عرایض

شاہان سلف کے وقت گمنام عرایض ارسال و سماعت کا بالکل دستور نہیں تھا باعث جسکا یہہ ہو کہ اسقدر آزادی رعایا کو حاصل نہ تھی اور نہ عام لوگ رزیل و کمین باعلم ہوتی تھی اب جوں جوں علم کو ترقی ہوئی اور عام لوگوں میں پھیل گیا اور پھیلتا جاتا ہو اسیطرح فریب و جعلسازی و بیخوفی نے ترقی پائی۔ کیونکہ ہماری سرکار نصفت شعار کا وہ عمدہ قانون ہو کہ جسکے طفیل جعلساز جعلسازی کرے اور پایہ ثبوت کو نہ پہنچے پھر اسکا کوئی بھی کچھہ نہیں کر سکتا ہو۔ جب اسیطرح وہ ایک دو بار کر لیتا اور سزا کچھہ نہیں پاتا ہو تو دلیر ہو جاتا ہو۔

اسی قاعدہ کے موافق بعض بعض امیدوار و اہلکار امیدوار تو وے جو امیدواری کریں اور بباعث اپنی عدم لیاقتی کے محروم رہجاویں اور اہلکار وے جو ترقی غیر واجب چاہیں اور مراد کو نہ پہونچیں فوراً بلا سوچے سمجھے حکام بالادست کے یہاں شکایتی عرضی اپنے آقا کے بھیجدیتے ہیں اور یہہ بھی جانتے ہیں کہ بلا تحقیقات اور پایۂ ثبوت کے حکام بالادست کچھہ نہیں کرتے ہیں اور وہ عرضی شکایتی جس حاکم کی نسبت ہوتی ہو پھر اوسیکے پاس بجنسہ ہی واپس آتی ہو۔ مگر بھیجنے والے کچھہ بھی غور نہیں کرتے ہیں برابر بھیجتے ہیں ہمنے دیکھا ہو کہ حکام چیف کورٹ کی خدمت میں ایسی بہت سی عرایض آتی

بجز اسکے سوائے تضیع اوقات حکام و بدنامی حکام ماتحت اور ویسا ہی ارسال کنندہ کے اور کوئی فائدہ مرتب نہیں ہوتا ہے اور اگر ارسال کنندہ معلوم ہو گیا تو اپنے جہل سے جیل خانہ کی روٹیاں کھاتا ہے۔ دنیا میں بدنامی اُٹھاتا ہے عاقبت میں بھی اپنے کئے کی سزا پاتا ہے۔

یہہ بات کچھہ آج کل علداری انگریزی ہی میں نہیں ہے بلکہ ریاست ہای میں یہہ مرض پھیل رہا ہے۔ چنانچہ ماہ گذشتہ میں ایک مقدمہ عرایض گمنام کا ریاست پٹیالہ میں ہوا۔ تفصیل جسکی یہہ ہے کہ ماسٹر خدا بخش جو منتظم محکمہ انہار کے تھے انہوں نے تین چار آدمیوں سے ملکر ایک عرضی مہاراجہ صاحب بہادر والی پٹیالہ کی شکایت میں لکھی اور حضور گورنر جنرل کشور ہند کی خدمت میں روانہ کرنیکا ارادہ کیا یہہ معلوم نہیں کہ وہ عرضی روانہ ہوئی کہ نہیں مگر ماسٹر خدا بخش صاحب معہ تین آدمیوں کے گرفتار ہوئے جسکی بدولت ماسٹر صاحب تو بلا میعاد قید میں اور علیا جمعدار کو ۷ سال اور کلجس رائے کو دایم الحبس ورام چند کو ۷ سال قید کی سزا دی گئی۔

یہی حال ریاست ٹونک میں ہو رہا ہے کہ جب سے محمد عبید اللہ خانصاحب ریاست ٹونک سے علحدہ ہوئے ہیں وہاں بھی نوک چوک چلی ہی جاتی ہے۔ وہاں بڑھکر یہہ بات زیادہ ہے کہ علاوہ عرایض گمنام کے اخباروں میں بھی کھلا کھلی ایک دوسرے کی شکایتیں شایع کراتا ہے۔ کوئی دن ریاست کپورتھلہ کا بھی یہی حال رہا اور نابہ و جیند میں تو یہہ ایک معمولی بات ہے۔

سرکار کے چند محکمے ایسے ہیں کہ جہاں کی ضرور شکایتی عرایض حکام کے یہاں پہنچتی ہیں۔ مثلاً محکمہ انہار۔ محکمہ جنگل۔ محکمہ آبکاری۔ محکمہ پریٹ۔ بندوبست جدید۔ وغیرہ اگرچہ محکمہ جات مذکورہ بالا میں کیسے ہی نیک نیت حاکم ہوں اور دیانت داری سے کام کریں تب بھی ہر شخص آدمی ہر ایک یہی شک کرتا رہتا ہے کہ ضرور یہہ حاکم رشوت خوار ہے اور اس محکمہ میں ضرور رشوت ستانی ہوتی ہے۔ اکثر لالچی آدمی ایسے محکموں کے سبب امیدوار رہتے ہیں۔ چنانچہ اسی شہر لودیانہ میں ایک کلاں دفتر نہر کا ہے اور ایک اعلی افسر نہر کا صدر سٹیشن بھی ہے جسمیں بہت سے امیدوار نیم انگریزی خواں رہتے ہیں۔ ایک امیدوار نے ہفتہ گذشتہ میں عجب طرح کا گل کھلایا یعنی جب وہ بباعث اپنی نالیاقتی کے محکمہ مذکور سے محروم رہا اور جواب صاف پایا تو ایک عرضی شکایتی جناب مسٹر منیز صاحب بہادر اگزیکٹو انجنیر کی نسبت لاہور بھیجدی۔ وہ عرضی واپس واسطے تحقیقات کے آئی۔ عرضی ارسال کنندہ سے ثبوت اُس کا نہ ہو سکا عدالت سے سزایاب ہوا۔

ایسے ہی ایسے معاملات اور جگہہ بھی وقوع میں آئے۔ اور تھوڑا عرصہ گذرا کوئی شریر آدمی اہلکاران لودیانہ و ماتحت حکام کی نسبت بھی عرایض بحضور صاحب ڈپٹی کمشنر بہادر بھیجتا رہا۔ آخر کار بند ہوا۔

یہہ حالات ہم دکھلا کر سرکار سے گذارش کرتے ہیں کہ گمنام عرایض دہندگان کو کافی سزا دیجایا کرے تاکہ اُس کو عبرت ہو اور جب کسی محکمہ کی نسبت کوئی عرضی بھیجا کرے تو اسکی تحقیقات کیا نہیں کیجایا کرے بلکہ انعام و اکرام کے وعدوں پر اشتہار واسطے تلاش عرضی دینے والوں کے مشتہر ہوا کریں تاکہ پتہ لگجاوے کہ کون ہے۔

اور ایک قانون ایسا بھی جاری ہونا چاہئے کہ اخبارات میں جو شکایت کسی ریاست وغیرہ کی شایع ہو اسمیں نام کاتب بھی شایع ہونا چاہئے اور مفید عام مضمون کی نسبت کاتب کا اختیار رہے۔ تو اس صورت میں بعد چند عرصہ کے یہہ شکایتیں اور گمنام عرایض یک بخت مسدود ہو جاویں۔

عبد اللطیف

منقولات

از رسالہ کلید گنج

ہزاران ہزار حمد و تکریم بیحد و شمار شکر و تعظیم اُس داور دادار کو لایق و سزاوار ہے کہ جس نے اپنی قدرت کاملہ اور حکمت بالغہ سے تمام عالم کو پردہ عدم سے نمودار کیا اور جس نے اپنے کلمہ نورانی یعنے بیٹے روحانی کے وسیلے سے گنہگار بنی آدم کے لئے نجات کا انتظام اپنی عقل و فضل سے تیار کیا اور انجیل مقدس کے وسیلے سے تمام جہان میں فضل اور سلامتی کے مژدہ کو اشتہار کیا بعد ازاں خدمت میں صاحبان خاص و عام کے یہہ عرض ہے کہ ہر فرد بشر کیا مسلمان کیا ہندو کیا انگریز کیا سکھہ وغیرہ یعنے سب انسان اُس ایک ہی خالق ذوالجلال کی مخلوق اور بندے ہیں اور تمام آدم زاد باہم ایک ہی خاندانی رشتہ دار اور ایک ہی والدین کی اولاد ہیں حسب دستور جلوہ ظہور پاکر داخل دار دنیا ہیں ایک ہی فرش زمین پر پرورش گیر اور ایک ہی سایبان آسمان کے نیچے جلوہ پذیر ہیں اور آخر کار ایک ہی دروازہ موت سے گذر کرتے ہیں اگرچہ بنظر ظاہری قدرے رنگ و رواج و طبیعت و مزاج میں باہم متضاد ہیں اگر بنظر تامل و چشم انصاف سے ملاحظہ کیا جاوے تو معلوم ہو گا کہ سب کا ایک ہی خون اور ایک ہی رنگ ہے اور سبھی ایک بنیاد کے باہم رشتہ دار ہیں اور ایک ہی مقدمہ عظیم میں گرفتار یعنے گنہگار عدالت کے تقصیر وار اور آتش غضب کے سزاوار ہیں پس ہر فرد بشر پر فرض ہے کہ رضامندی حق جل و علی زیر نظر رکھکر اپنی جان بچاوے اور ہر ایک شخص پر فرض ہے کہ افعال میں



سے نفرت کلی کرکے واسطے عفو گناہ اور استحصال نجات مسیح پر ایمان لاوے تاکہ نجات پاوے ظاہر ہو کہ بشر کمزور اور قصوروار اور خداوند قدوس و کردگار کے درمیان رفاقت و محبت کا پیدا ہونا صرف عنایت ایزدی پر منحصر ہے پس گنہگار مجبور و ناچار کو سوچنا چاہیے کہ کسطرح عدالت و شریعت کے پنجہ سے رہائی اور آتش دوزخ سے بچے اور خالق پروردگار کے ساتھ ملے اور اپنے آسمانی باپ کے گھر دخل پاوے اور حیات ابدی و تسلی سرمدی و خوشی دائمی اور نیکبختی قائمی حاصل کرکے اپنے آپ کو مقصد دلی و مطلب اصلی تک پہنچاوے دانشمندوں پر پوشیدہ نہیں ہو کہ ایسے سخت معاملہ میں سب لوگ جو بے ذریعہ و بے وسیلہ ہیں سو بالکل مایوس و لاچار ہیں اور بالیقین سب آدم زاد ایک ہی شخص حامی و مددگار و شفیع و فدیہ کار کی وکالت و ضمانت کے محتاج ہیں چنانچہ یہہ مثل ہندی مشہور ہو کہ بن گورو گت نہیں اور شاہ سوا پت نہیں از نیموجب یہہ مثل قریب الفہم گذارش ہو مثلاً ایک مکان میں ستون بیشمار از قسم چوب و سنگ و شیشہ و آہن وغیرہ ہزار در ہزار کھڑے ہیں اور انہیں میں ایک ستون پارس بھی کہ آہن کو زر کرتا جس کی خاصیت اصلی ہی نہاں موجود ہو بادشاہ نے حکم صادر فرمایا کہ جو کوئی از جملہ ستون ہائے غور سے پہچان کر ستون پارس پکڑیگا وہی فائض المطلب ہوگا تعمیل حکم شاہی تاریکی کے وقت ہر ایک کرنے لگا ایک ایک قسم کا ستون ہر ایک نے پکڑا ایک نے شیشہ یا سنگ کا دوسرے نے چوب یا آہن کا پکڑا مگر جس نے ستون پارس پایا وہی مطلب دلی کو پہنچا اسی طرح اگرچہ سب لوگ حسب عقائد خود اپنے اپنے دینی مقدمہ میں کوئی کوئی وسیلہ رکھتے ہیں الا ہر واحد پر عین فرض ہو کہ تعصب و غفلت تاریکی جہالت کی دل سے دور کرکے نہایت غور و تامل سے ایسے سچے وسیلہ کو تحقیق کریں کہ جو خاصیت ستون پارس کی رکھے کیونکہ اگر بباعث کم توجہی یا آپ کچھ جان بوجھکر غفلت کرے تو اس سے کامل زیان بلکہ ہر دو جہان کا نقصان اور آسایش ابدی سے محروم ہونا متصور ہو لہذا بنظر خیرخواہی خاص و عام عرض راقم کی یہہ ہو کہ دین و نجات کے مقدمہ عظیم میں صرف ایک ہی وسیلہ کافی و ذریعہ وافی خداوند عیسیٰ مسیح کا ہو جسمیں جملہ صفات کاملہ موجود ہیں دونوں جہان میں بس ہو اور از جملہ صفات اُس وسیلہ نجات کی جو بیشمار ہیں بیان پنج صفات ضروری ہو کہ جس پر حصر حصول نجات ابدی ہو سو گوش گذار سامعان حقیقت رس کے کرتا ہوں اور اُن صفتوں کے بیان سے واضح و لائح ہو کہ جو شخص موصوف بایں اوصاف ہوگا پس شافی و کافی کامل ہوگا اور اُسی پر اعتماد واسطے عفو گناہ و حصول عطائے بہشت و حیات ابدی بالیقین باور رکھنا مناسب ہوگا ؎　　باقی آیندہ

حکایت

جسمیں ایک نیک بی بی و مہیل کی باتیں ہیں

کہتے ہیں کہ ہندگی کسی سرزمین میں ایک بی بی ولایت زا نہایت نیک نیت اور خداترس رہتی تھی۔ اور اُسکی خدمت میں آیا یعنے اصیل مدت سے نوکر تھی۔ وہ آیا اگرچہ اپنی بی بی سے بالکل وفاداری نہیں کرتی تھی۔ اور خدمت گذاری اور وفاداری کا حق جیسا کہ چاہیے بجا نلاتی بلکہ اکثر تقصیریں اُس سے سرزد ہوتیں۔ تو اسپر بھی بی بی رحمدل چشم پوشی کرکے اُسکی تندرستی بلکہ بیماری میں بھی یکساں مہر کرتی اور اُسے سات روپئے درماہا دیتی۔ اُسکے سوائے ہر ایک برس دو بار جوڑے کپڑے اور کچھ روپیہ بھی بطریق انعام دیتی۔ اور جب کبھی اسے سردی یا زکام ہوتا تو اکثر گرم چیزیں چنانچہ چاہ شکر وغیرہ عنایت کرتی اس سبب سے آیا کو اس نوکری میں بہت سا فائدہ ہوتا تھا۔ اور بی بی نیک خو نرم دل جو آیا پر اسقدر مہر اور رحم کرتی تھی سو اسکا سبب یہہ تھا کہ وہ نیک سیرت خوش اوقات اپنے دل میں خدا کا خوف بہت رکھتی تھی۔ ہمیشہ خدا کی یاد سے غافل نہ رہتی جیسا کہ خدا نے توریت اور انجیل میں حکم کیا ہو کہ آدمی آپسمیں مہر و محبت سے رہیں اور اتفاق سے اپنی اوقات بسر کریں اگر کوئی اپنے سے چھوٹا غریب مفلس بھی ہو تو بھی اُسکو حقیر نا چیز نہ سمجھا چاہیے اِس حکم کے موافق وہ بی بی یکدامن فقط آیا ہی پر نہیں بلکہ اپنے سب نوکروں غریب پاس پڑوسیوں پر بھی مہربانی فرماتی اور رحم کھاتی۔

اور وہ آیا آنگن میں بی بی صاحبہ کے بنگلے کے سامھنے ایک چھوٹی سی جھونپڑی میں رہا کرتی ہر روز اپنا کھانا آپ پکواتی اور کھاتی اور خوشی سے اپنی اوقات بسر کرتی ایک دنکا ذکر ہو کہ بی بی نیک باطن اپنی کوٹھری میں بیٹھی ہوئی سیتی تھی اور آیا اُسوقت اپنے گھر کے سامھنے دروازے پر بیٹھی کھانا کھا رہی تھی۔ اُسکے سامھنے آدھ ایک سیر کا چاول خوشبودار اور مچھلی کا سالن بہت اچھا نہایت مزیدار پکا ہوا ایک صاف تانبے کے باسن قلعی دار میں نکالا ہوا رکھا تھا۔ اور ایک لوٹا بھی صاف ستھرا اور پاندان بھی نہایت جھلکتا ایک طرف دھرا تھا۔ وہ کھانا ایسا مزیدار تھا کہ اگر برہمن کی بیٹی کھاتی تو کلمہ پڑھتی اور ملکہ جہان یعنے بادشاہ کی جورو بھی وہاں آجاتی تو دیکھکر حیران رہجاتی۔ غرض جسوقت آیا آہستہ آہستہ نہایت نزاکت سے کھانا کھاتی تھی اتفاقاً اُسوقت ایک بڑھیا پھٹے پرانے کپڑے پہنے ہوئے بہت بھوکھی کہ بھوکھ کے مارے

جان بلب ہو رہی تھی آنگن میں آئی - اور آپا کو سلام کیا اور خدا کا نام پاک زبان پر لا کر کہا برائے خدا مجھے کچھ دو - آپا نے ذرا اپنا سر اٹھا کر اُسکی طرف دیکھا اور پھر سر نیچے کر کے کھانا کھانے لگی - من بعد اُسکی طرف نگاہ نہ کی بلکہ ایک دم کے بعد اُسے گالیاں دینے لگی - ایسی خراب فاحش باتیں جو عورتوں کو لایق نہیں زبان گندہ بیان پر لائی اور بولی چلد دور ہو جلدی یہاں سے چلی جا نہیں تو برے طرح پیش آؤنگی اُسنے عرض کی کہ مجھے دو تین کوڑیاں یا دو مٹھی چاول ہوں تو دو دیز بھوکھ کے ماری مرتی ہوں اور میں بہت بیمار ہوں اسواسطے مجھ سے کچھ کام بھی نہیں ہو سکتا کیا کروں لاچار بھیک مانگنے آئی ہوں خدا کیواسطے کچھ ہو تو دو تب تو آپا سنگدل بیرحم یہہ بات سُنکر نہایت غصہ میں آئی اور حقارت سے اُس کیطرف دیکھکر بولی چل مُردار جلد آنگن سے دور رہو - بھوتنی اگر تو میرا کہا نہ مانیگی تو ابھی ایک سپاہی کو بلوا کر تیری خدمت کرواتی ہوں اور نقد پیسے دلواتی ہوں اگر اپنا بھلا چاہتی ہو تو جلد آنگن سے بھاگ نہیں تو سپاہی آکر دیکھے دیکر نکالیگا - غرض اُسے بہت ہی دھمکایا وہ عاجزہ یہہ بات سُنتے ہی ڈر گئی اور نہایت خوف و ہراس سے حتی المقدور وہاں سے بھاگی - پھر آپا کھانے لگی جتنا کھانا پیٹ میں آیا اتنا کھا لیا بلکہ اتنا نوشجان فرمایا کہ دم لینیکی جگہہ نہ رہی وہ سالن وغیرہ سب چٹ کیا - مگر ایک لقمہ کھانا جو نہ کھا سکی سو کوؤں کو ڈال دیا اور تھوڑا پانی لیکر ہاتھہ دہوئے اور پھر برتن صاف کئے اور بوریا بچھا کر زمین پر سو گئی -

جب بی بی پاک دامن کے کپڑے پہنانے کا وقت آیا تب اُٹھی غرض بی بی نیک خصلت نے یہہ احوال جو گذرا تھا سو سب دیکھا اور سُنا اسپر اُسے بہت رحم آیا وہیں ایک نوکر کے ہاتھہ تھوڑے چاول اور ایک موٹا کپڑا چادر کے لئے اُس بڑہیا کو بھیجدیا - اُسنے بموجب حکم اُس غریب بوڑہی کو لیجا کر دیا - جب آپا بے ما یا بی بی صاحبہ کے باہر گئی تو اُنے اُس سے پوچھا کہ جسوقت تو کھانا کھاتی تھی اُسوقت ایک بڑھیا جو تیرے پاس آئی تھی وہ کون تھی بولی بی بی صاحبہ وہ ایک غریب عورت بہت کنگال ہے بازار میں ایک جھونپڑی میں رہتی ہے بھیکھ مانگنے آئی تھی واللہ اُسکے سوائے میں نے اور کسی کو نہیں دیکھا - بی بی نے پوچھا کہ تو نے اُسے کچھ دیا - بولی بی بی صاحبہ آپ کو خوب معلوم ہے کہ میں بھی محتاج ہوں میرا مقدور نہیں کہ خیرات کروں - اسواسطے کہ میں خود محتاج ہوں - پوچھا اُس بیچاری نے تجھ سے کونسی ایسی چیز کا سوال کیا تھا جو تو نہ دے سکی کیا تجھ سے روپئے مانگے یا اور کچھ قیمتی چیز - جواب دیا نہیں - بی بی صاحبہ وہ تو تھوڑی کوڑیاں چاول مول لینے کے خاطر مانگتی تھی - کہا کیا تو تھوڑی کوڑیاں نہ دے سکی وہ یہہ سُنکر چپ ہو رہی تب بی بی نیک و دانا نے کہا سُن ہمارے ملک میں یہہ بات مشہور ہے کہ جو کوئی خیرات کرتا ہے سو وہ کبھی غریب نہیں ہوتا ہے اگر تو بھی تھوڑی کوڑیاں دیتی تو کچھ غریب نہ ہوجاتی - باقی آیندہ

اخبارات ملکی وولایتی

کان گندہک - مسٹر جوزف اسمتھ صاحب جو کہ برمن گھام سے حال میں ایک جزیرہ میں گئے ہوئے ہیں انہوں نے جزیرہ دومنگام میں ایک جھیل گندہک کی دریافت کی ہے یہہ جھیل دو میل کے فاصلہ میں اور خوب جوش و خروش پر ہے -

عجیب الخلقت - مقام لنڈن میں ایک عجیب تماشا کی بات ہے یعنی ایک حبشی عورت وہاں آئی ہوا اُسکے دو سر اور دو گردن چار ٹانگیں اور چار ہاتھہ ہیں مگر جسم ایک ہے - سب سے بڑھکر یہہ بات ہے کہ دو زبانیں مختلف بول بولتی ہیں -

ربڑ کی پوشاک - ایک اخبار سے معلوم ہوا کہ سرکار کا ارادہ ہے کہ مسٹر ہائی ٹن صاحب کی نو ایجاد کو فوج میں جاری کرے - اگر ایسا ہوا تو سوتے چلتے آدمی کیواسطے سواری کپڑا لگا کریگا - اور سپاہی وہ پوشاک پہنکر خوب چست و چالاک بنا رہیگا

مچھلی - میسور کے قریب مسٹر سینڈرسن صاحب نے ایک مچھلی پکڑی ہے جسکا وزن تخمیناً ۵۰ ا پونڈ ہے - لمبائی اُسکی ناک سے دم تک ۱۰۰ انچہ - کمر ۸ - ۳ انچہ گولائی ہونٹوں کے اندر کے ۲۴ - انچہ ہے -

راستہ جلال آباد - صاحب لارنس گزٹ اپنے کارسپانڈنٹ کے حوالہ سے رقم فرماتے ہیں کہ راستہ کابل کا جو نوروز خان لال پورہ والا کی بغاوت اور لوٹ کسوٹ سے بند پڑا تھا اب وہ جاری ہوگیا چنانچہ بیوپاری لوگ جو پشاور میں مال لئے پڑے تھے وہ کابل کو روانہ ہوگئے اور جو تاجر اُسطرف رُکے ہوئے تھے پشاور میں بخیریت پہنچ گئے اور وجہہ راستہ کھلنے کی یہہ ہوئی کہ حاکم جلال آباد لال پورہ پر قابض ہوگیا اور نوروز خان پہاڑوں میں چلا گیا - اب اُمید ہے کہ امیر کابل کے آدمی اب انتظام عمدہ کرینگے اور پھر اسطرح راستہ آمد و رفت پشاور کا مسدود نہیں ہونے دینگے اور عجب نہیں کہ نوروز خان جلد انکو امیر کی اطاعت قبول کرلے -

پشاور - پنجاب کی چند کمیٹیوں نے واسطے دستگیری

آتش زدگان پشاور کے جو روپیہ صاحبان ممبران میونسپل کمیٹی پشاور کے پاس بھیجا تھا وہ روپیہ اُنہوں نے واپس کر دیا اور لکھا کہ ہمکو چندہ کا روپیہ لیتے شرم آتی ہے اگر سرکار ہمکو پانچ روپیہ بھی اپنی گرہ سے دیوے تو غنیمت جانکر اُسکو لیونگے اور جگہہ کے پانچہزار بھی نہیں لینگے یہہ خیال صاحبان پشاور کا اچھا نہیں ہے۔ کیا وہاں کے ممبران سرکار سے بھی کچھہ عزت میں زیادہ ہیں۔ دیکھو قحط بنگال میں جایا ہم خود چندہ لیکر وہاں خرچ کیا۔ سرحدی لوگوں کے خیالات بھی عجیب قسم کے خیالات ہیں۔

عہد۔ شراب کی مضرتوں پر خیال کر کے لنڈن کے ۱۲ ہزار آدمیوں نے ایک بڑے بھاری جلسہ میں علی الاعلان شراب نوشی سے قسم کھائی ہے۔ اور کہتے ہیں کہ ہم کبھی شراب کو ہاتھہ نہ لگاوینگے۔

شاہ برہما سے ایک اور مواخذہ۔ اخبار پاینیر بیان کرتا ہے کہ شاہ برہما نے جو گورنر چین کو بڑی تواضع و تکریم سے اپنے یہاں رکھا ہے اور اُسکا بڑا لحاظ کیا ہے اس امر کو گورنمنٹ ہند مناسب نہیں سمجھتی اور اب سرحد کرینی کے تنازعہ کا فیصلہ جسکو سر ڈگلس فورسایتھ صاحب دوستانہ طور پر فیصل کیا چاہتے ہیں ملتوی رہیگا تاوقتیکہ بادشاہ برہما ہمارے دشمن سے دوستی پیدا کرنیکی وجوہات کافی بیان نہ کریں۔

کامیابی۔ امسال ۲۷ نوجوان یورپین ہندوستان کے صیغہ سول سروس کے امتحان میں کامیاب ہوئے۔

تقلب۔ سلطنت سیام نے بھی اب تہذیب میں قدم دھرا ہے اور انگریزی قانون کا رواج اپنے ملک میں دیا ہے پولیس بالکل انگریزی قاعدہ پر مقرر کی ہے ڈکیتی کی بیخ کنی کی تجویز ہو رہی ہے۔ شاہ سیام ہر روز گیارہ بجے سے ۵ بجے تک اجلاس فرماتے ہیں۔

یقین ہے کہ اگر ہماری سرکار والا مدار کے اصول کے موافق جیسا کہ ارادہ کیا ہے روبیہ اختیار کیا تو تھوڑے عرصہ میں ملک سیام سرسبز ہو جاویگا۔ ہم جانتے ہیں کہ شاہ سیام ایک عقلمند آدمی ہیں اور سرکار انگریزی کی تقلید سوائے عقلمند والے ملک کے اور کوئی نہیں کرتا ہے۔

جرمنی اخباروں پر آفت۔ جرمن میں کوئی روز ایسا نہیں گذرتا جو کسی نہ کسی اخبار والے پر آفت نہ آئے چنانچہ حال میں دو تین اخبار کے مالکوں کو صرف اس جرم میں کہ اُنہوں نے پرنس بسمارک کی تدبیروں کو بُرا کہا تین تین ماہ کی قید سخت کی سزا دی گئی۔

آفریں ہے سرکار انگلشیہ پر کہ اُسکے ملک میں اخبار نویس بڑے آزاد ہیں۔ اور یہاں کے اخبار نویسوں پر افسوس ہے کہ آزادی کو پورے طور سے نہیں برتتے بلکہ تعصب اور نفسانیت کو ہمیشہ پیش نظر رکھتے ہیں۔

حکم چونکہ بڑودہ میں بعض بدمعاشوں کی سکونت سے احتمال دنگہ و فساد کا تھا اِس لئے جناب کرنیل سر جانٹ صاحب نے اُن بدمعاشوں کو یہہ حکم دیا ہے کہ بڑودہ سے نکل جائیں اور کبھی بڑودہ میں آنیکا قصد نہ کریں۔

ملہار راو۔ ملہار راو صاحب سابق والی بڑودہ کی نسبت اخبار مدراس ٹیمس لکھتا ہے کہ الحال ملہار راو صاحب کو ریاست کے جانیکا کچھہ غم نہیں ہے وہ اپنی رانیوں کے ساتھ دن رات عیش سنکر خوش ہیں جو کہ اُنکو دس ہزار روپیہ ملتے ہیں اُنکو غنیمت سمجھتے ہیں اور کفایت شعاری سے خرچ کرتے ہیں۔

اگر گورنمنٹ ملہار راو صاحب کو بدصحبتوں سے بچاوے تو تھوڑے عرصہ میں یہہ صاحب لاکھوں روپیہ کے مالک بنجاویں۔

افسوس کہ رسی جلگئی مگر بل نہ گئے یعنے اِس عیش و عشرت و صحبت رانیان نے ریاست چھنوا دی اور ایک قیدی کیطرح کھانا اُنکو مقرر ملتا ہے۔ لیکن مہاراجہ صاحب نے عیش سے ہاتھہ نہ اُٹھایا اگر کچھہ عقلمند ہوتے تو ایسا کاہیکو ہوتا۔

تصادم۔ گنگا اسٹیٹ ریلوے پر ایک سخت حادثہ وقوع میں آیا یعنے دو انجن آپس میں ٹکر کھا گئے جسکے صدمہ سے ۱۲۔ آدمی مر گئے اور بہت مجروح ہوئے۔

پونا چونکہ ہمیشہ سے پونا کے اطراف و جوانب میں ساہوں اور رعیتوں میں فساد ہوتا چلا آتا ہے اور کسیطرح موقوف نہیں ہوتا اس لئے گورنمنٹ ہند نے اُن تمام مقاموں میں جہاں احتمال دنگہ و فساد کا ہے فوجیں روانہ کی ہیں۔

سزا۔ ڈھاکا شاہ خزانچی عدالت کمایوں نے ڈیڑھ لاکھ روپیہ کا غبن کیا تھا اُس کو ۵ برس کی قید ہوئی۔

کسی جگہہ ایسا ظہور میں آیا ہے مگر سرکار نے کوئی قاعدہ ابتک ایسا نہیں نکالا ہے کہ خزانچی خزانہ سے کوئی رقم غبن نہ کرسکے ہماری رائے میں سب سے عمدہ تجویز یہہ ہے کہ ہفتہ میں ایک دو دفعہ صاحب خزانہ ملاحظہ فرمایا کریں اور ضلع کی آمدنی کی برابر اُس سے ضمانت لیجایا کرے۔ پھر اُمید ہے کہ غبن وغیرہ کبھی نہیں ہوگا اور اگر ہوا تو سرکار کا کچھہ نقصان نہیں ہوگا کیونکہ ضامن سے وصول ہو سکتا ہے۔

منصوری۔ جو وبا ہیضہ کی یہاں پھیل رہی تھی اب بالکل دفع ہو گئی ہے۔ اور قرب و جوار میں بھی امن امان ہے۔

نواب بہاولپور۔ تھوڑے عرصہ سے بیمار ہیں اور بیماری روز بروز بڑہتی جاتی ہیں۔ معلوم نہیں کہ صاحب صادق الاخبار نے ابتک مفصل کیفیت بیماری نواب صاحب کی کیوں نہیں لکھی (یہہ بھی ایک ڈھنگ ریاستوں کا ہوتا ہے)۔

مہاراجہ دلیپ سنگھ آجکل کے اخباروں سے معلوم

ہوتا ہی کہ جناب شہزادہ ویلس کے ہمراہ مہاراجہ صاحب مذکور بھی ہندوستان میں قدم رنجہ فرماوینگے۔

تعلیم گائیکوار جدید۔ صاحب اخبار و کیس ہندوستانی فرماتے ہیں کہ نئے گائیکوار زادہ کو تعلیم پانے کیواسطے انگلستان بھیجنا چاہیئے اور اگر یہہ غیر ممکن ہو تو راجکمار کالج میں جو کاٹھیاوار میں صرف راجوں کی تعلیم کیواسطے قایم کیا گیا ہی بھیجنا چاہئے وہاں بھی ہیگناٹس صاحب کے اہتمام میں اونکو خوب موقع تحصیل کا مل سکتا ہی۔

واقعہ میں یہہ تجویز نہایت ہی عمدہ ہی اور ہم تو ماہ گذشتہ میں لکھہ چکے ہیں کہ ہندوستانی ریاستوں کے والیان کو پہلے تعلیم دینا واجب ہی نہایت ہی مناسب ہوگا کہ سرکار ہماری رائے کے موافق گائیکوار جدید ہی سے تعلیم اجگان شروع کرے۔

پیرس۔ گھوڑے گدھے اور خچر کا گوشت پارس کے بازاروں میں بکنا شروع ہوگیا ہی تقریباً بیس دوکانیں جاری ہوگئی ہیں اور اس گوشت کی ملک پیرس میں بڑی قدر ہوگئی ہی اسواسطے یہہ جانور گران ہیں۔

مہاراجہ ہلکر۔ مہاراجہ ہلکر نے گورنر جنرل کو ایک مراسلہ لکھا ہی اور اوس میں جسقدر کارگذاری کمیشن کے کام کے خاتمہ کے بعد ہوئی اتفاق ظاہر کیا ہی۔

اب ہمارے ہمعصر صاحبان جنکی یہہ رائے تھی کہ تمام ہند کے راجہ مہاراجہ اس فیصلہ سے دل شکنی کر رہے ہیں مہاراجہ ہلکر کے مراسلہ کو ملاحظہ فرماویں۔ یوں ہی بیٹھے بٹھلائے لکھدینا کہ فلان راجہ خفا ہی فلان نواب خوش نہیں یہہ کوئی وقایع نگاری ہی۔ کسی صاحب کا قول ہی کہ بھلی بات کو تو لو پھر منہہ سے بولو۔

چرچ مشن سوسائٹی۔ مئی مہینے میں بمقام لنڈن جو اگزیٹر ہال میں جلسے ہوا کرتے تھے اس سال بھی معمولی زور شور سے ہوئے۔ دوسری مئی کو چرچ مشن سوسائٹی کا سالیانہ جلسہ ہوا جسمیں ارل آف چیچسٹر پریزیڈنٹ تھے سالانہ آمدنی اسکی سترہ لاکھہ اٹھاون ہزار تین سو پچاس روپیہ ہوئے۔ اس سوسائٹی کے متعلق دو سو گیارہ یورپین مشنری اور ایکسو انسٹھہ دیسی پادری ہیں اور چوبیس ہزار چار سو ستانوے کمیونیکنٹ ہیں۔ بائبل سوسائٹی کا سالانہ جلسہ پانچ مئی کو ہوا اسکے پریزیڈنٹ ارل آف شیفٹسبری تھے اسکی سالانہ آمدنی بائیس لاکھہ اکیس ہزار نوسو ور روپیہ ہوئے۔

کنور ہرنام سنگھ کی شادی۔ ۱۶ تاریخ ماہ حال کو اس شادی کا جلسہ بڑی دہوم دہام کے ساتھہ جالندہر مشن اسکول کے ہال میں ۶ بجے شام کے وقت منعقد ہوا کنور صاحب بہادر والی کپورتھلہ دولھا اور مس گولکناتھہ صاحبہ دولھن تھیں۔ جناب پادری ویری صاحب اور پادری چیٹرجی صاحب نے بڑی خوشی سے شادی کے رسوم ادا کیں ہجوم تماشائیان کی تو کچھہ حد نہ تھی مگر چند بڑے بڑے آدمیوں کا نام لکھدینا شاید ضروریات میں سے ہی۔ جناب ایلیٹ صاحب اڈیشنل کمشنر جالندہر۔ جناب میجر ہیڈن صاحب ڈپٹی کمشنر۔ سردار محمد حیات خان صاحب کی سی ایس آئی اسسٹنٹ کمشنر۔ جناب سردار بکرماں سنگھہ صاحب بہادر حقیقی چچا والی کپورتھلہ۔ سید ہادی حسین خانصاحب وغیرہ۔ شادی کے بعد سب صاحبان حضار برخاست ہوکر جناب کنور صاحب اور انکی لیڈی صاحبہ کی گاڑی کے پیچھے بڑے شامیانہ کے نیچے جا بیٹھے جو محض بغرض تقسیم کیک اور وائین لیتا ہوا کیا گیا تھا بعدش دولھا اور دولھن صاحبہ بسواری گاڑی چھاونی کو تشریف لے گئے اور حضار محفل نے بڑی خوشی اور زور کے ساتھہ تالیاں بجائیں حاضرین جلسہ بھی مبارکباد دیکر رخصت ہوئے۔

لودیانہ۔ ہفتہ حال میں کوئی موت چیچک سے وقوع میں نہیں آئی۔ دیہات میں اکثر جگہہ مویشیوں میں بیماری پھیل رہی ہی جسکے صدمہ سے چند مویشی مرگئیں گرمی کا وہی زور شور ہی۔ لو چلتی ہی خاک اوڑتی ہی۔ بارش کی انتظاری ہی۔ پنجاب کے چند اضلاع میں بارش شروع ہوگئی ہی۔ چنانچہ جالندہر و ہوشیارپور و امرتسر و لاہور وغیرہ سے جو خبریں آئیں اُن سے معلوم ہوا کہ بارش باران نازل ہونے لگا۔ اسیطرح اضلاع اودہ میں برسات شروع ہوگئی ہی۔

عدالت ضلع لودیانہ کا وقت بجائے ۸ بجے صبح کے بدستور ۱۰ بجے مقرر ہوگیا ہی جناب صاحب ڈپٹی کمشنر بہادر نے ایک صندوق واسطے ڈال نے عرایض وغیرہ کے عدالت کے باہر رکھوایا ہی۔ جب تمام عرایض مستغیث اسمیں ڈالدیتے ہیں تب وہ صندوق کھولا جاتا ہی یہہ قاعدہ نہایت ہی عمدہ ہی۔

سُنا ہی کہ ایک مہاجن ضلع لودیانہ نے عرضی معہ مسل کے صندوق مذکور میں ڈالی تھی اب وہ عرضی گم ہوگئی ہی تلاش ہو رہی ہی پتہ نہیں ملتا۔ یہہ بھی سُنا ہی کہ کوئی کافی ثبوت اُسکے عرضی ڈالنے کا نہیں ہی مگر صاحب ڈپٹی کمشنر بہادر کو یقین ہی کہ عرضی صندوق میں ڈالی گئی دیکھئے اسکا کیا نتیجہ نکلے

اطلاع

مشتریان اخبار نور افشاں کی خدمت میں التماس ہی کہ بقایا سنہ ۱۸۸۰ع جن جن صاحبان کیطرف باقی ہی براہ مہربانی مرحمت فرماویں۔

اور نیز میعاد پیشگی جو ہم نے ۶ مہینے بڑہائے تھے اکثر صاحبان [illegible]

مطبع امریکن مشن لودیانہ میں باہتمام پادری ویری صاحب کے چھپا

